احمد معاویہ

اقتدار کی جنگ نے جہاد افغانستان کو بدنام کیا

ہم نے اسلامی نظام نافذ کر کے جہاد کا نام بلند کیا

وزیر اطلاعات افغانستان جناب امیر خان متقی اخند سے تازہ ترین انٹرویو

افغانستان میں تحریک طالبان اسلام کا قیام، ان کی پے در پے فتوحات، اسلامی نظام کے احیاء و نفاذ خصوصاً افغانستان میں مکمل امن و امان کی بحالی طالبان کی بہت بڑی کامیابیاں ہیں۔ پاکستان میں طالبان کے بارے میں منفی پراپیگنڈے، اور میڈیا کی مخالفانہ یلغار کی وجہ سے اب بھی بہت سے شکوک و شبہات پائے جاتے ہیں۔ خیال تھا کہ افغانستان جا کر بچشم خود حالات کا مطالعہ کیا جائے۔ چنانچہ اسی مقصد کی خاطر عید الفطر کے اگلے روز ۱۰ فروری ۱۹۹۷ء کو راقم عازم افغانستان ہوا۔ خوست، لوگر، گردیز، چہار آسیاب سے ہوتے ہوئے کابل جا قیام کیا۔ وہاں جن حضرات سے ملاقاتیں ہوئیں ان میں سر فہرست دولت اسلامی افغانستان کے مرکزی وزیر اطلاعات و نشریات جناب ملا امیر خان متقی اخند ہیں...... وفاء و حیا اور ایمان و اتقا کے پیکر چہرے پر ایقان و ایمان کا ہالہ لئے ہوئے چھبیس سال کے یہ نوجوان بے پناہ خوبیوں کے مالک ہیں۔ جب ان سے گفتگو ہوئی تو ان کے دھیمے اور پروقار لہجے نے ہمیں اپنے سحر میں جکڑ رکھا تھا۔ پاکستان کی معروف جہادی تنظیم جمیعت المجاہدین کے مرکزی کمانڈر جناب ملک مجتبیٰ حسن ہمارے ترجمان تھے۔ معاصر ماہنامہ "المسعود" کے نمائندہ جناب عابد مسعود چودھری بھی ہمارے ہمراہ تھے۔ سوال و جواب کی نشست تقریباً دو گھنٹے جاری رہی۔ جناب امیر خان متقی سے جو گفتگو ہوئی پیش خدمت ہے۔

ترجمان: میں وفد کے تمام ارکان کے جانب سے آپ کو عظیم فتوحات پر مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ تحریک طالبان نے بہت کم وقت میں اتنے بڑے خطہ کو فتح کر کے مکمل اسلامی قانون کا نفاذ کیا اور حقیقتاً اسلامی اصولوں کے مطابق نظم و نسق چلا کر امن و امان کو بحال کیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہم دنیا میں مسرت کے ساتھ اعلان کر سکتے ہیں اور لوگوں کو بتا سکتے ہیں کہ یہاں مثالی اسلامی نظام نافذ ہے۔

متقی: سب سے پہلے تو میں آپ کو سلام کرتا ہوں کہ آپ حضرات اتنی دور سے ہمارے ہاں تشریف لائے۔ آپ ہمارے برادر ہیں، ہماری تحریک کوئی نئی تحریک نہیں ہے بلکہ علماء ہند خصوصاً شاہ ولی اللہ کی تحریک کا ایک تسلسل ہے۔ طالبان کی اکثریت نے پاکستان کے دیوبندی مدارس میں تعلیم حاصل کی ہے۔ دوران ہجرت ہماری تربیت انہی مدارس میں ہوئی ہے۔ جبکہ ہمارے والدین جہاد میں مصروف تھے۔ اس لحاظ سے پاکستان ہمارا محسن بھی ہے۔

* یہ فرمائیے کہ طالبان تحریک اب تک اپنے اہداف و مقاصد میں کس حد تک کامیاب ہوئی ہے؟

متقی: جیسا کہ آپ حضرات کو معلوم ہوگا کہ اس سرزمین پر روس نے قبضہ کیا تو یہاں کے علماء اور عوام نے روسی استعمار کے خلاف جہاد کیا اور محض اللہ کے فضل و کرم سے وہ اسے یہاں سے نکالنے میں کامیاب ہوگئے۔ جس کی وجہ

سے پوری ملت اسلامیہ کی نظریں اس خطے پر لگ گئیں۔ مظلوم مسلمانوں کو امید کی کرنیں نظر آنے لگیں مگر بعد میں یہاں جو کچھ ہوا اس نے مسلم دنیا کو بالخصوص اور یہاں کی عوام کو بالعموم انتہائی مایوس کیا اور جہاد جیسا عظیم فریضہ پوری دنیا میں بدنام ہوا۔ اسے فساد کے نام سے یاد کیا جانے لگا۔ مسلمانوں کے حوصلے اس صورتحال سے پست ہوئے۔ ہماری تحریک کی ابتداء ہوئی تو اس کا مقصد یہ تھا کہ اقتدار کی ان طویل جنگوں کو ختم ہونا چاہیئے اور یہاں امن

طالبان نے افغانستان میں امن قائم کیا

آپ دن رات بغیر کسی خوف کے سفر کر سکتے ہیں

کی فضا قائم ہونی چاہیئے۔ ہماری تحریک سے الحمدللہ جہاد کا نام ایک بار پھر بلند ہوا اور جو علاقہ ہمارے پاس ہے یہاں الحمدللہ مکمل طور پر اسلامی نظام نافذ ہے۔ قرآن و سنت کے مطابق فیصلے ہوتے ہیں۔ جبکہ میں آپ کو بتاؤں کہ ہماری تحریک سے پہلے قندھار کے علاقہ میں بہت سارے مقدمات کے فیصلے ٹاس کے ذریعے فیصل ہوتے تھے۔ کسی کی زمین کا مسئلہ ہوتا تو ٹاس کیا جاتا اس کے مطابق فیصلہ ہوتا۔ مگر اب اسلامی قانون کے مطابق فیصلے کئے جاتے ہیں۔ ۲۱ بڑی عدالتیں اور ۱۱۴ کے قریب چھوٹی عدالتیں قائم ہیں۔ امن و امان اس قدر ہے کہ آپ جس وقت چاہیں طالبان کے زیر کنٹرول علاقے میں دن رات بغیر کسی خوف کے سفر کر سکتے ہیں۔ مگر ابھی ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے کرنے کے بہت سے کام ہیں جو ان شاء اللہ مکمل ہوں گے۔

* طالبان تحریک کو پختون علاقے کے سوا باقی علاقوں میں کس قدر پذیرائی حاصل ہوئی ہے؟

متقی: الحمدللہ باقی علاقوں میں بھی عوام کی پذیرائی ملی ہے۔ مثلاً نیمروز، ہرات، ارزگان، غور، غزنی وغیرہ صوبوں میں تقریباً آدھے فارسی بان ہیں۔ ان جگہوں میں بہت کم مزاحمت ہوئی۔ ہرات کے عوام تو سب کے سب استقبال کے لئے نکل آئے۔ بادغیس بہت بڑا علاقہ ہے یہاں تو بالکل مزاحمت نہیں ہوئی۔ ان جگہوں کے بڑے بڑے سرداروں نے امیر المؤمنین جناب ملا عمر صاحب سے ملاقاتیں کر کے مکمل وفاداری کا یقین دلایا۔

* بیرونی دنیا میں عام تاثر یہ ہے کہ اس وقت چونکہ ملک کا مکمل نظم و نسق پختون اصحاب کے پاس ہے اور یہ بھی کہ امیر المومنین ملا عمر نے اپنے قریبیوں اور رشتہ داروں کو بڑے بڑے عہدے تفویض کئے ہیں چنانچہ اس سے لسانی تعصب بڑھ رہا ہے؟

متقی: میں عرض کروں کہ یہ تحریک قندھار سے شروع ہوئی۔ بانی قندھاری ہیں تو میں کہہ سکتا ہوں کہ قربانیاں بھی زیادہ انہی حضرات کی ہوں گی۔ دوسری بات یہ کہ حالات دو طرح کے ہوتے ہیں۔ (۱) اضطراری (۲) غیر اضطراری۔ اضطراری حالات میں وہی معتمد بنایا جاتا ہے جو قریب ہو۔ جس کے متعلق مکمل معلومات ہوں۔ مگر پھر بھی کئی ایک وزارتیں غیر پختون اصحاب کے پاس ہیں۔ مثلاً بحالی مہاجرین کے وزیر مولوی عبدالرقیب صوبہ تخار سے تعلق رکھتے ہیں۔ وزیر تعلیم و تربیت ملا غیاث الدین آغا فاریاب کے ہیں۔ مولوی ضیاء الرحمن ہمارے وزیر ہیں وہ تخار سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہاؤسنگ پلاننگ کے وزیر نورستان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ اکثر معاونین اور سیکرٹری حضرات

فارسی بان ہیں۔
تیسری بات میں عرض کروں کہ یہی سوال جناب امیر المومنین سے کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ اگر کوئی شرعی قدغن نہ ہو تو میں اس میں ردّو بدل کو ضروری نہیں سمجھتا۔ صدر اوّل اور خلفاء راشدین کے زمانہ میں بھی تو شام، ایران، عراق اور دیگر ممالک بعیدہ کے والی اور گورنر رسول ﷺ کے صحابی تھے۔ نہ کہ ان علاقوں کے معتبر افراد اور پھر پختون اصحاب کے علاوہ اگر یہاں کسی فارسی بان کو کوئی عہدہ تفویض کیا گیا ہے تو تقویٰ اور قابلیت کی بناء پر نہ کہ سیاسی مجبوری کی وجہ سے۔
* طالبان تحریک کو جن وسائل کی ضرورت ہے وہ ناپید ہیں اقتصادی طور پر ملک کا دیوالیہ نکل گیا ہے۔ ذرائع آمدن نہیں ہیں۔ مگر اس کے باوجود کروڑوں اربوں کے یومیہ اخراجات، محاذ کی ضروریات شہری سہولیات کی فراہمی...... یہ سب کہاں سے پورا ہو رہا ہے کیا کوئی بیرونی بڑی طاقت امداد فراہم کر رہی ہے؟

ہمارے متعلق کہا گیا کہ ہم نے دفتروں میں کام کرنے والی
خواتین کو گھروں میں بٹھا کر ان کا ذریعہ معاش بند کر دیا ہے
خواتین کو گھر بیٹھے تنخواہیں مل رہی ہیں۔ گھر سے نکلے بغیر ان کا مقصد پورا ہو رہا ہے

متقی: چمن، خوست، طورخم، ہرات، بڑے بڑے بارڈر ہیں اور یومیہ یہاں سے سینکڑوں تجارتی گاڑیاں اور قافلے گزرتے ہیں۔ محصولات کا نظام مستحکم ہے۔ ٹرانسپورٹ سے بھی محصولات ہو رہے ہیں۔ اسی طرح ہوائی جہازوں کی آمدورفت شروع ہوئی ہے اس سے بھی، پھر یہاں زکوٰۃ و عشر کا نظام مضبوط ہے۔ اس سے بھی بہت آمدن ہو رہی ہے۔ ہمارے مجاہدین بطور رضاکار کام کر رہے ہیں۔ وہ اپنی خدمات پر وظیفہ نہیں لینا چاہتے۔ مصارف کم ہیں۔ حکام سادہ مزاج اور دیندار ہیں۔ خیانت بالکل نہیں۔ اور الحمدللہ برکت بہت زیادہ ہے جو اللہ جل جلالہ کا خاص فضل و کرم ہے۔ اس لئے بیرونی امداد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔
* عالمی میڈیا کا آپ کے متعلق کیا رویہ ہے؟
متقی: یہ تو آپ حضرات کو بھی معلوم ہے کہ عالمی میڈیا پر یہود و نصاریٰ قابض ہیں اور وہ اسلامی نظام کے سخت خلاف ہیں ظاہر ہے وہ ہماری تائید تو نہیں کریں گے۔ بلکہ منفی پراپیگنڈہ ہی کریں گے۔ یہی نہیں بلکہ پاکستان جو اسلامی ملک ہے وہاں بھی ہماری تحریک کو شک کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ پاکستان کے قاضی حسین احمد صاحب جو اسلام کا نام لیتے ہیں۔ مگر عملاً اسلام کے خلاف اعمال کرتے ہیں وہ پیش پیش ہیں۔ جب تک افغانستان میں جہاد رہا ان کے ذرائع آمدن کا بازار گرم رہا اور جب حکمت یار کا یہاں سے عمل ختم ہوا تو ان کے ذرائع آمدن بھی بند ہو گئے۔ ایران بھی خود کو دولت اسلامی جمہوری کہلاتا ہے وہ بھی ہمارے خلاف ہے۔
* بطور وزیر اطلاعات و نشریات آپ نے افغان عوام کے لئے بالخصوص اور عالمی میڈیا کا مقابلہ کرنے کے لئے بالعموم کیا منصوبے سوچے ہیں یا آغاز کیا ہے۔ ریڈیو پر کس قسم کی نشریات جاری کی ہیں؟ کیا ٹی وی کو مسلسل بند رکھا جائیگا؟

عالمِ کفر تو یقیناً ہمیں تسلیم نہیں کرے گا مگر دکھ ہے کہ اسلامی ممالک نے بھی ہماری حکومت کو تسلیم نہیں کیا

متقی: میں وقتاً فوقتاً پریس کانفرنس کرتا رہتا ہوں جس میں طالبان کی آئندہ پالیسی محاذ کی جنگی صورتحال اور دیگر حکومتی امور پر مبنی معلومات دی جاتی ہیں۔ ریڈیو کابل کو ہم نے بڑی کوشش کے بعد جاری کیا ہے اس کی نشریات پاکستان کے علاوہ دہلی، ایران، اور قریبی ممالک میں سنی جاسکتی ہیں۔ اس کے علاوہ علاقائی طور پر غزنی، قندھار، جلال آباد کے ریڈیو اسٹیشن بھی کام کر رہے ہیں۔ پروگراموں میں درس قرآن و حدیث، اسلامی جہادی نظمیں، ترانے، محاذ کی صورتحال اور عوام الناس کے لئے مفید پروگرام شروع کئے گئے ہیں۔ جہاں تک ٹی وی کا تعلق ہے ابھی اس کے جواز و عدم جواز پر بہت باتیں ہیں۔ اگر ہم ٹی وی سروس شروع کرتے ہیں تو سٹیلائٹ کے پروگراموں کو کیسے روک سکیں گے۔ جس پر سراسر غیر اخلاقی اور غیر شرعی پروگرام ہوتے ہیں۔

* عام لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے آپ نے کن منصوبوں کا آغاز کیا ہے؟

متقی: دیکھیئے تعمیری کام کسی قسم کا ہو اقتصاد چاہتا ہے۔ یہاں یہ نظام سب درہم برہم ہے۔ کارخانے بند ہیں یا خراب ہیں۔ تجارت ملکی سطح پر نہیں ہورہی۔ مگر اس کے باوجود ہم لوگوں کو ملازمتیں دے رہے ہیں۔ کابل جس دن فتح ہوا اسی دن یہاں بجلی آگئی۔ جبکہ ربانی دور حکومت میں یہاں مکمل طور پر بجلی بند رہی۔ ہمارے وہ تجار جو بیرون ممالک میں تجارتیں کر رہے ہیں۔ انہیں ہم نے دعوت دی ہے کہ وہ یہاں آئیں اپنی تجارت کو یہاں منتقل کریں، کارخانے قائم کریں۔ صنعتیں لگائیں تاکہ لوگوں کو روزگار ملے۔ لوگ آسودہ حال ہوں اور ہم تعمیر و ترقی کے نئے دور کا آغاز کریں۔

طالبان کے زیرِ تسلط افغانستان کے تمام علاقوں میں سب فیصلے قرآن و سنت کے مطابق ہوتے ہیں۔

* تعلیمی ادارے کس حد تک کام کر رہے ہیں؟ خواتین اور بچیوں کی تعلیم کا آپ نے کیا حل سوچا ہے؟

متقی: جب ہم نے قندھار، ہلمند، اور زابل میں حکومت قائم کی تو تعلیم کا ان علاقوں میں نشان تک نہیں تھا۔ مگر بعد میں ہم نے جب تعلیمی کام کا آغاز کیا اور مکاتب شروع کئے تو طلباء کی تعداد چار لاکھ تک پہنچ گئی۔ صوبہ ننگرہار میں میڈیکل کالج کو فعال کیا ہے۔ مزید تعلیم گاہیں قائم کی جارہی ہیں کابل میں ہماری آمد کے بعد تعلیمی ادارے اس وجہ سے بند ہوگئے کہ سخت سردی اور برف باری کا موسم شروع ہوچکا تھا۔ خواتین کی اعلیٰ تعلیم کے لئے یہاں مخلوط درس گاہیں تھیں جو ربانی دور میں بھی کام کر رہی تھیں۔ مگر ہم نے بے پردگی کی وجہ سے ان اداروں کو بند کیا ہے۔ ان شاء اللہ جیسے اللہ تعالیٰ نے طاقت دی اور ہم اس قابل ہوئے کہ خواتین کے لئے علیحدہ باپردہ درس گاہیں قائم کر سکیں تو ضرور اس طرف توجہ دیں گے۔ اگرچہ بیرونی دنیا نے بہت شور مچایا۔ خواتین کی تعلیم بند ہونے پر لیکن ہم غیر شرعی کام ہرگز نہیں کریں گے اور یہ نہیں سوچیں گے کہ کوئی کیا کہتا ہے۔ ہمارے متعلق یہ بھی کہا گیا کہ ہم

نے دفتروں میں کام کرنے والی عورتوں کو گھروں میں بٹھا دیا اور ان کا ذریعہ معاش بند کر دیا ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ میں مسلسل تنخواہیں بھیج رہا ہوں اس سے ان کا گھر سے نکلے بغیر مقصد پورا ہو رہا ہے۔

* اس وقت کون کون سی وزارتیں قائم ہیں؟

متقی: قریباً تیس وزارتیں کام کر رہی ہیں جن میں داخلہ، خارجہ، اطلاعات و نشریات، قضا، تعلیم و تربیت، حج و اوقاف، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی وزارتیں سر فہرست اور اہم ہیں۔

* شنید ہے کہ دارالخلافہ قندہار کو بنایا جا رہا ہے۔ کیا کابل کو چھوڑ کر قندہار کو دارالخلافہ بنانے سے لسانی تعصب پر مبنی بغاوتیں پھیلنے کا خدشہ نہیں ہے؟

متقی: یہ افواہ کسی دشمن نے اڑائی ہو گی۔ ہمارا تو ایسا خیال تک نہیں ہے دارالخلافہ کابل ہی ہے اور آئندہ بھی رہے گا۔ یہ تو ایک تاریخی مقام ہے۔

* سابقہ جہادی لیڈروں مثلاً عبدالرب رسول سیاف، مولانا نبی محمدی، صبغۃ اللہ مجاہد، مولانا جلال الدین حقانی وغیرہ حضرات کا آپ کے ساتھ کیا رویہ ہے؟

متقی: سید احمد گیلانی، صبغت اللہ مجددی، مولوی نبی محمدی، مولوی یونس خالص، مولانا جلال الدین حقانی ہمارے ساتھ تعاون اور حمایت کر رہے ہیں۔ جبکہ سیاف، ربانی، حکمت یار ہمارے خلاف ہیں۔

* اب تک آپ کی حکومت کو کن ممالک نے تسلیم کیا ہے؟

متقی: کسی نے بھی تسلیم نہیں کیا ہے۔ وزارت خارجہ نے اپنے معتمد افراد کو بعض ممالک میں مقرر کیا ہے۔ ویسے تو ربانی حکومت کو بھی بہت سے ممالک نے تسلیم نہیں کیا تھا۔ جبکہ نجیب حکومت کا بھی یہی حال تھا۔ اسے بھی بہت سے تسلیم نہیں کر رہے تھے۔ ویسے ہمیں اسلامی ممالک پر شدید دکھ ہے کہ انہوں نے ابھی تک ہماری حکومت کو تسلیم نہیں کیا۔ عالم کفر تو یقیناً ہمیں قبول نہیں کرے گا۔

* مسعود اور ربانی وغیرہ اگر مذاکرات کرنے پر تیار ہو جائیں تو کیا آپ انہیں موقع دیں گے۔؟

متقی: ابھی تک انہوں نے کوئی وعدہ وفا تو نہیں کیا۔

* آپ لوگوں نے ابتداء میں دوستم کو مسلسل مذاکرات کی دعوت دی جبکہ وہ کمیونسٹ ہے؟

✤ ہمیں کوئی بیرونی امداد نہیں مل رہی۔ ✤ اگر کہیں امریکی امداد نظر آئے تو ہمیں بھی بتائیں

✤ نظام زکوٰۃ و عشر اور محصولات آمدن کا ذریعہ ہیں۔ ✤ طالبان کے رضاکار بلامعاوضہ خدمت کر رہے ہیں۔

✤ مصارف کم، حکام سادہ اور برکت زیادہ ہے

متقی: دیکھیئے جنگ کا اصول ہے کہ ہمیشہ اپنے قریبی دشمن سے لڑو دور کے دشمن کو تدبیر سے روکے رکھنا چاہیئے۔ جب ہم حکمت یار سے لڑ رہے تھے تو مسعود اور ربانی سے ہمارا معاہدہ تھا اور ہمیں یقین تھا کہ وہ معاہدے کی پاسداری کریں گے مگر انہوں نے ہمیں دھوکہ دیا۔ ہمارے ساتھیوں کو نہتا کر کے قتل کیا۔ دوستم کو مذاکرات کی دعوت اس کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے ایک تدبیر تھی جو ہم نے اختیار کی۔ باقی اس کے متعلق ہمارا یہی

موقف ہے کہ وہ کمیونسٹ ہے اور اس پر بے گناہ مسلمانوں کا خون ہے۔اس کے ساتھ وہی سلوک ہوگا جو اسلام میں باغیوں کے ساتھ کرنے کا حکم ہے۔

* عام تاثر یہ ہے کہ امریکہ آپ کو امداد دے رہا ہے؟

متقی: میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ جہاں چاہیں گھوم پھر کر دیکھ لیں اگر کہیں امریکی امداد نظر آئے تو ہمیں بھی بتائیں۔

* طالبان اس وقت کہاں کہاں مصروف پیکار ہیں؟

متقی: کابل کی فتح کے بعد ہم "چاریکار" "جبل السراج" جو مسعود کا اہم مرکز تھا کو فتح کر چکے ہیں۔ کاپیسہ ولایت بھی فتح ہو چکی ہے۔ جبکہ ہمارے ساتھی "گل بہار" میں واقع درہ پنجشیر کی چوٹی پر پہنچ چکے ہیں۔ ادھر سالانگ سرنگ کے اندر تک ہمارے ساتھی جا چکے ہیں۔ بامیان صوبہ نصف تک فتح ہو چکا ہے۔اسی طرح بادغیس بھی قریباً مکمل فتح ہونے والا ہے۔ اس وقت قریباً پانچ چھ صوبے ہیں جو دوستم اور احمد شاہ مسعود وغیرہ کے پاس رہ گئے ہیں۔

اسلام پر عمل عزت وخوشحالی کی ضمانت ہے اور اس سے روگردانی ذلت خواری ہے

امیر المومنین ملا عمر

* ہم آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے اپنا قیمتی وقت ہمارے لئے مختص کیا آخر میں آپ پاکستان کے مسلمانوں کے نام کوئی پیغام دینا پسند کریں گے۔

متقی: میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہوں گا بلکہ امیر المومنین ملا عمر مجاہد اخند کا فقرہ آپ کو سناؤں گا کہ انہوں نے کہا جب تک مسلمان اسلام پر پوری طرح کاربند ہے تمام دنیا میں عزت اور خوشحالی کی زندگی گزارتے رہے۔ جب انہوں نے اسلام سے روگردانی شروع کی تو ہم ذلیل و خوار ہوگئے۔ آج بھی ہم اگر عزت اور خوشحالی کی زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو ہمیں اسلام پر پوری طرح عمل کرنا ہوگا۔"

انٹرویو کے بعد جناب امیر خان متقی نے غیر رسمی گفتگو کرتے ہوئے اس خواہش کا اظہار کیا کہ پاکستان کے علماء کو ایسی ممکن صورت نکالنی چاہیے کہ وہ باہم متحد ہو کر اسلامی انقلاب کی جنگ لڑیں اسی طرح کشمیر میں مختلف ناموں سے جہاد میں شریک جماعتوں کو ایک دوسرے میں ضم ہو کر ایک ہو جانا چاہئے۔ انہوں نے خدشہ ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ اگر ایسا نہ ہوا تو ہوسکتا ہے۔وہاں بھی افغانستان جیسی صورت پیش آجائے۔دوران گفتگو ایک صاحب جن کا تعلق تبلیغی جماعت سے تھا سوال کیا کہ کیا آپ کا پروگرام صرف افغانستان میں اسلام کا نفاذ ہے یا "پورے عالم" کا خیال ہے۔ تو انہوں نے جواب میں کہا "آپ کا کیا خیال ہے"؟

ملاقات کے موقع پر جب انہیں نقیب ختم نبوت کا تازہ پرچہ پیش کیا گیا تو جناب امیر متقی نے نہایت پسند کیا اور کہا کہ میں چاہوں گا یہ پرچہ مجھے ہر ماہ ملتا رہے تاکہ استفادہ کرسکوں۔